Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ

لاہور

تار کا پتہ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم جمعہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

۶ جمادی الاول ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۱/۷ | ۲۳ صلح ۱۳۳۲ ہش ۲۳ جنوری ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۰

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

تمام نبیوں سے عہد و اقرار لیا گیا کہ تم پر واجب و لازم ہے کہ عظمت اور جلالیت شان خاتم الرسل پر جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ایمان لاؤ.... اسی وجہ سے حضرت آدم صفی اللہ سے لے کر تا حضرت مسیح کلمۃ اللہ جس قدر نبی و رسول گذرے ہیں وہ سب کے سب عظمت و جلالیت آنحضرتؐ کا اقرار کرتے آئے ہیں۔

روز میری کا تیل برطانوی جہاز میں منتقل کر دیا جائے گا

عدن ۲۲ جنوری۔ اطالوی تیل بردار جہاز ”روز میری“ میں جو تیل لدا ہوا ہے اسے ایک برطانوی تیل بردار جہاز میں منتقل کر دینے کے انتظامات مکمل کئے جا چکے ہیں جونہی ”روز میری“ کو بندرگاہ چھوڑنے کی اجازت ملے گی منتقلی کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ ایرانی تیل کمیشن کے ایک سابق رکن نے کہا ہے کہ ایک اطالوی جہاز ”میرالا“ کا وہ حشر نہیں ہو گا۔ جو روز میری کا ہوا۔ برطانیہ اس کے خلاف یہی کر سکتا ہے کہ اگر وہ کسی بندرگاہ میں داخل ہو تو اسکے خلاف مقدمہ دائر کر دیا جائے۔ لیکن اس دفعہ یہ جہاز کسی اطالوی بندرگاہ میں ہی داخل ہو گا

ڈاکٹر گراہم نے پاکستان اور بھارت کی باہمی بات چیت کرانے کیلئے ایک نیا فارمولا تیار کر لیا

وہ کشمیر کے جھگڑے کے سلسلہ میں اپنی مساعی کی رپورٹ کل سلامتی کونسل کو پیش کر دیں گے

اقوام متحدہ ۲۲ جنوری۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم نے کشمیر سے فوجیں ہٹانے کے بارے میں دونوں ملکوں کی بات چیت کرانے کے لئے ایک نیا فارمولا تیار کیا ہے اس فارمولے میں آئندہ بات چیت کی تاریخ اور مقام کا تعین بھی کر دی گئی ہے۔ کل رات ڈاکٹر گراہم نے نیو یارک میں دونوں ملکوں کے نمائندوں سے ایک ساتھ ملاقات کی۔ اور اس میں یہ فارمولا پیش کیا۔ بات چیت میں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور اقوام متحدہ میں ہندوستان کے نمائندے مسٹر راجیشور دیال نے اپنے اپنے ملک کی نمائندگی کی۔ ڈاکٹر گراہم کشمیر کا جھگڑا طے کرنے کے سلسلہ میں جو کوشش کر رہے ہیں۔ اس کی ایک عارضی رپورٹ وہ کل سلامتی کونسل کو پیش کر دیں گے۔

پاکستان روئی بورڈ کا فیصلہ

کراچی ۲۲ جنوری پاکستان روئی بورڈ نے ایسی روئی کی برآمد ممنوع قرار دے دی ہے۔ جو بیرونی ملکوں کو مخصوص نرخوں سے کم نرخوں پر فروخت کی گئی ہو بورڈ نے یہ فیصلہ روئی کے تاجروں کے نمائندوں سے مشورہ کے بعد کیا ہے۔

مغربی جرمنی کا اسرائیل سے معاہدہ غیر جانبداری کے اصول کے منافی ہے

قاہرہ ۲۲ جنوری جامعہ ازہر کے ریکٹر شیخ حسین نے کہا ہے کہ مغربی جرمنی نے اسرائیل سے تاوان جنگ ادا کرنے کے سلسلہ میں جو معاہدہ کیا ہے۔ وہ غیر جانبداری کے اصول کے منافی ہے۔ آپ نے کہا کہ اسرائیل ساری دنیا کے یہودیوں کی نمائندگی نہیں کرتا۔ ہٹلر نے جن یہودیوں پر ظلم کیا تھا وہ صرف جرمنی کے باشندے تھے آپ نے تجویز پیش کی کہ مغربی جرمنی ان یہودیوں کو واپس بلائے۔ جو ہٹلر کے مظالم سے ڈر کر بھاگ آئے تھے اور اسرائیل ان عرب مہاجرین کو واپس بلائے جنہیں اس نے ملک بدر کر دیا ہے۔

جزیرہ مونٹی بیلو میں ابتک ایٹم بم کے اثرات پائے جاتے ہیں

سڈنی ۲۲ جنوری۔ آسٹریلیا کا جزیرہ مونٹی بیلو ایٹم بم کے اثرات سے اب تک تابکار ہے۔ اس جزیرہ میں ساڑھے تین ماہ قبل برطانوی ایٹم بم کی آزمائش کی گئی تھی۔ اس امر کا اعلان آسٹریلیا کے ایک بحری افسر نے کیا جو اس علاقہ کے انچارج ہیں۔ ایک عرصہ٭

پرجا پریشد کی طرف سے شیخ عبداللہ سے بات چیت کی شرائط

نئی دہلی ۲۲ جنوری۔ جموں میں پرجا پریشد کے جنرل سیکرٹری مسٹر مکھن لال نے اعلان کیا ہے کہ جب تک ریاست جموں و کشمیر پوری طرح ہندوستان میں شامل نہ ہو جائے۔ شیخ عبداللہ سے کسی قسم کی بات چیت نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ پرجا پریشد سے بات چیت کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل شرائط کا پورا کرنا ضروری ہے اول یہ کہ ریاست کا مالی نظام ہندوستان سے وابستہ کر دیا جائے۔ دوم یہ کہ ہندوستان کے باشندے ریاست کشمیر کے شہری بھی تسلیم کرلئے جائیں۔ سوم یہ کہ سپریم کورٹ کے دائرہ اختیار میں ریاست جموں و کشمیر کو بھی شامل کر دیا جائے اور چہارم یہ کہ تمام سرکاری عمارتوں پر سوائے بھارتی جھنڈے کے اور کوئی جھنڈا نہ لہرایا جائے

پنجاب میں آٹھ ماہ کے اندر چونسٹھ لاکھ روپیہ چھوٹے پیمانے پر بچت کی مہم پر لگایا گیا!

لاہور ۲۲ جنوری اعلان کیا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب میں چھوٹے پیمانے پر بچت کی مہم پر اپریل ۵۲ء سے دسمبر ۵۲ء تک چونسٹھ لاکھ روپیہ لگایا گیا۔ اس سال ایک کروڑ پچیس لاکھ کی حد مقرر کی گئی ہے پچھلے سال دسمبر کے مہینے میں بچت کی نئی مہم شروع کی گئی تھی۔ جس کی وجہ سے انیس لاکھ پینتیس ہزار روپیہ سیونگ سرٹیفکیٹس میں لگایا گیا حالانکہ اس مہینہ صرف دس لاکھ روپیہ کی حد رکھی گئی تھی۔ سب سے زیادہ رقم ضلع لاہور میں لگائی گئی جہاں چار لاکھ بہتر ہزار روپیہ جمع کرایا گیا۔ دوسرے نمبر پر ضلع لائلپور رہا جہاں چار لاکھ تینتیس ہزار روپیہ کی رقم لگائی گئی۔

٭مدت تک بحری جہازوں کو اس علاقے میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

چین سے تجارت کرنے کے متعلق جاپان پر عائد کردہ پابندیوں میں کمی

ٹوکیو ۲۲ جنوری۔ آج ٹوکیو میں جاپانی محکمہ خارجہ اور وزارت تجارت کے ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ امریکہ نے جاپان پر چین سے تجارت کرنے میں جو پابندیاں عائد کی ہوئی ہیں۔ ان کو کچھ کم کر دیا گیا ہے۔ اب ممنوعہ اشیاء کی فہرست میں سے پچاس اشیاء خارج کر دی گئی ہیں لیکن پھر بھی جاپان پر جو پابندیاں عائد رہیں گی۔ وہ ان پابندیوں سے سخت ہیں۔ جو یورپی ممالک پر عائد ہیں۔

امریکہ کے ہوائی جہاز چینی علاقے پر پرواز کر کے وہاں بمباری کرتے ہیں

چین کے وزیر اعظم کا امریکہ پر الزام

پیکنگ ۲۲ جنوری۔ عوامی چین کے وزیر اعظم و وزیر خارجہ مسٹر چو این لائی نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ کوریا کی لڑائی کو اور پھیلانا چاہتا ہے۔ پیکنگ ریڈیو سے انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امریکی ہوائی جہاز منچوریا پر مسلسل پرواز کرتے ہیں تاکہ امریکہ اپنی فوجی کارروائیوں میں توسیع کر سکے۔ حال ہی میں چین کے علاقہ پر پرواز کرتے ہوئے ایک امریکی سپر فورٹرس ہوائی جہاز کے گرا لینے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ ہمارے لئے ایک چیلنج ہے۔ چینی عوام کسی صورت میں بھی امریکی ہوائی جہازوں کو اپنے علاقے کے اوپر پرواز نہیں کرنے دینگے چینی علاقے پر پرواز کرنے کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ امریکی ہوائی جہاز یہ حرکت کر چکے ہیں اور یہ حرکات صلح کی بات چیت کو نقصان پہنچا رہی ہیں انہوں نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ امریکی ہوائی جہاز نہ صرف چینی علاقے پر پرواز ہی کرتے ہیں۔ بلکہ انہوں نے تین بار بمباری بھی کی ہے۔ جس سے کئی چینی ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔ امریکہ کے فوجی افسران نے اس الزام کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ جو ہوائی جہاز گرایا گیا ہے۔ وہ پراپیگنڈے کے اشتہارات گرا رہا تھا۔ اور شمالی کوریا کے علاقہ میں پرواز کر رہا تھا یہ بات قطعاً غلط ہے کہ اس نے بم گرائے تھے۔

ہالینڈ مسجد کی تعمیر کیلئے زیورات کی پیشکش

قربانی کا قابل قدر نمونہ!

زیورات عورت کے لئے بہت محبوب چیز ہیں۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے پر آتی ہے۔ تو اس محبوب چیز کو بھی وہ بے دریغ قربان کر دیتی ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسے ایمان پرور واقعات کا ذکر آتا ہے۔ ایک دفعہ ایک ضرورت کے موقعہ پر عید کی نماز کے بعد آپؐ نے عورتوں میں چندہ کی تحریک کی۔ جس پر عورتوں نے اپنے زیور اتار اتار کر پھینکنے شروع کر دیئے۔ ایک صحابیؓ کو آپؐ نے زیور اکٹھے کرنے کا حکم دیا۔ وہ جھولی پھیلائے ادھر ادھر پھر رہے تھے۔ کہ ایک امیر گھرانے کی لڑکی نے سونے کا کڑا اپنے ہاتھ سے اتار کر اس کی جھولی میں ڈال دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب دیکھا۔ کہ اس نے بڑی بھاری رقم خدا تعالیٰ کی راہ میں دی ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ تیرا دوسرا ہاتھ بھی درخواست کرتا ہے کہ تو اسے دوزخ سے بچا۔ اس پر اس نے اپنا دوسرا کڑا بھی اتار کر دے دیا۔ اس قسم کی قربانی کی مثالیں اس زمانہ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اور اس کی تفاصیل گاہے بگاہے اخبار میں شائع ہوتی رہتی ہیں

ہالینڈ مسجد کا چندہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے احمدی مستورات کے ذمہ لگایا ہے۔ چنانچہ اس چندے میں بھی متعدد مخلص بہنوں نے اپنے زیورات پیش کئے ہیں۔ حال ہی میں رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد داؤد صاحب احمدی معرفت گلوب موٹر کمپنی ۱۷ نارتھ بروک ہال روڈ ڈھاکہ نے ایک عدد طلائی چوڑی وزنی تقریباً ۱½ تولہ اس درخواست کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور بھجوائی ہے۔ کہ مسجد ہالینڈ کی تعمیر پر خرچ کی جائے۔ اسی طرح ایک نقرئی ہنسلی وزنی اٹھائیس تولے محترمہ زہرہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت چاہ احمدیاں ضلع ملتان نے اس تعمیر کے لئے بھجوائی ہے۔ مرحومہ آج کل بیمار ہیں اور احباب سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان بہنوں کی قربانی کو قبول فرمائے

ادارہ دہسر

ارضِ ربوہ

میرے ذرّے سہمے سہمے میری فضا میں خاموشی
روزِ ازل سے گویا مجھ پر طاری تھی اک بے ہوشی
میرے گھر میں شام سویرے خاک ہی اڑتی رہتی تھی
آب و گیاہ کے بدلے یاں تو گرد کی ندی بہتی تھی
گرم ہوا کے آتشیں جھونکے منہ میرا جھلساتے تھے
شوخ و تُند بگولے آکر جی میرا دہلاتے تھے
یوں ہی بیت گئی تھیں صدیاں مجھ کو اس تنہائی میں
کوئی نہیں تھا پرساں میرا دشت کی اس پنہائی میں
آخرِ غم کی راتیں بیتیں صبحِ مسرّت آ پہنچی
نور کی کرنیں پھیلیں ہر سو شب کی سیاہی دور ہوئی
میرے ویرانے میں اُترا لشکر اللہ والوں کا
میرا دامن مسکن ہے اب حق کے ان متوالوں کا
دین کی خاطر جیتے ہیں جو دین کی خاطر مرتے ہیں
شمعِ صداقت کے پروانے حق کی حفاظت کرتے ہیں

[illegible]

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ ایک دعا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسے بار بار پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے

— خدام اسے حفظ کریں —

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ اَحَبَّكَ وَحُبَّ مَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْكَ وَاجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ مجھے اپنی محبت عنایت فرما۔ اور ایسے لوگوں کی محبت جو تجھ سے محبت کرتے ہیں۔ اور ایسی محبت جو مجھے تیرے قریب کر دے۔ تیری محبت مجھے ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب ہو۔

تاجروں کی ضروری کانفرنس

احمدی تاجروں کی ایک ضروری کانفرنس ۲۴-۲۵ جنوری ۱۹۵۳ء کو ربوہ میں ہونا قرار پائی ہے۔ اس لئے تمام تاجر اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ ۲۴ جنوری بروز ہفتہ صبح نو بجے دفتر نظارت امور عامہ میں پہنچ جائیں۔ (ناظر امور عامہ)

تعلیم و تربیت

تقوےٰ اختیار کرو۔ کہ ہر چیز کی جڑ یہی ہے

(حضرت مسیح موعود)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کی دو ہی حالتیں ہیں۔ یا تو وہ گناہ نہ کرے۔ اور یا اللہ تعالیٰ اس گناہ کے بد انجام سے بچالے۔ سو استغفار پڑھنے کے وقت دونوں معنوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالےٰ سے گزشتہ گناہوں کی پردہ پوشی چاہے۔ اور دوسرا یہ کہ خدا سے توفیق چاہے کہ آئندہ گناہوں سے بچالے۔ مگر استغفار صرف زبان سے پورا نہیں ہوتا۔ بلکہ دل سے ہونا چاہیئے“ فرمایا تقوےٰ اختیار کرو۔ تقوےٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقوےٰ کے معنے ہیں ہر ایک باریک در باریک رگ گناہ سے بچنا۔ تقوےٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرے“ مزید فرمایا۔ ”تقوےٰ کا اثر اسی دنیا میں متقی پر شروع ہو جاتا ہے۔ یہ صرف ادھار نہیں نقد ہے۔ بلکہ جس طرح زہر کا اثر اور تریاق کا اثر فوراً بدن پر ہوتا ہے۔ اسی طرح تقوےٰ کا اثر بھی ہوتا ہے“۔

(الحکم نمبر ۲۹ - جلد نمبر ۵)

تصحیح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جلسہ سالانہ کے آخری دن کی دعا جو الفضل یکم جنوری میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں اعراب کی غلطی ہے۔ جو یہ ہے کہ وَاجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔ اس میں اَحَبُّ شائع کیا گیا ہے۔ یعنی بادپر ضمہ دیا گیا ہے۔ حالانکہ جَعَلَ کا مفعول ثانی ہونے کی وجہ سے فتح ہونی چاہیئے۔ احباب درستی فرمالیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

درخواست دعا

خاکسار عرصہ ۳ ماہ سے بلڈ پریشر وغیرہ امراض میں مبتلا ہے۔ احباب و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ خاکسار کی صحت کے لئے بدرگاہ رب العزت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔

لقاء اللہ احمدی لاہور

— (بقیہ صفحہ ۳) —

آغوش کت کھڑے ہیں۔

جن لوگوں نے تحفظ ختم نبوت اور استیصال ”مرزائیت“ کی تحریک کو ابھی تک نہ سمجھا۔ وہ اب آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ تو قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کسی کو مومن یا کافر بنانا ہمارا کام ہے۔ اے محمد رسول اللہ اے ہمارے حبیب تمہارا کام صرف تبلیغ کرنا ہے اور بس۔ مگر خود ساختہ مولوی صاحبان فرماتے ہیں۔ نہیں اللہ تعالےٰ کو کیا علم ”کافر گری“ تو ہمارا کام ہے۔ اندھیرے سے روشنی کی قدر پہچانی جاتی ہے۔ سچ ہے۔ اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو صحیح اسلام کی پہچان کس طرح ہوتی؟

روزنامہ ——— لاہور

اختلافات

پاکستان دستور ساز اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ ۲۱ جنوری کو یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ جب الحاج خواجہ ناظم الدین بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات پر غور کرنے کی تحریک پیش کرنے والے تھے۔ آپ نے اپنی مختصر تقریر میں بتایا ہے کہ "ان سفارشات کا ملک میں اچھا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ صرف ایک دو امور میں کچھ اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ جو یقین ہے کہ خوش اسلوبی سے دور ہو جائیں گے۔ اور رائے عامہ کے راہ نماؤں سے گفت وشنید کے ذریعہ کوئی ایسا حل تلاش کر لیا جائے گا۔ جو سب کے لئے قابل قبول ہوگا"

یہ اختلافات جن کا خواجہ صاحب نے ذکر فرمایا ہے۔ زیادہ تر وہ اختلافات ہیں جو مغربی صوبوں اور مشرقی بنگال کی مساویانہ نمائندگی کے متعلق ہیں۔ اس التوا سے دونوں طرف کے راہ نماؤں کو موقعہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ باہم گفت وشنید کر کے کوئی ایسا فیصلہ کر لیں۔ جو سب کے لئے قابل قبول ہو۔ ہمیں امید ہے کہ دونوں فریق جلد از جلد کوئی سمجھوتہ کر لیں گے۔ اگر دونوں طرف سے قربانی حب الوطنی اور تعاون کی روح کا اظہار کیا جائے گا۔ تو یہ اختلافات بآسانی دور کئے جا سکتے ہیں۔

ہمیں بھولنا نہیں چاہیئے کہ مشرقی اور مغربی پاکستان ایک ہی ریاست کے اجزا ہیں۔ اور یہ ریاست ایک ہی طرح کے اغراض و مقاصد کی بنا پر حاصل کی گئی ہے۔ اس کا ہر جز مل کر ہی ایک وحدت بنتا ہے۔ اور اسی وحدت میں اس کے اغراض و مقاصد کی طاقت مضمر ہے۔ اس لئے باہمی گفت و شنید میں ہمیں ان اغراض و مقاصد کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اسی طرح ہم ایک مضبوط اور طاقتور قوم بن سکتے ہیں۔

ہمارے اغراض و مقاصد متعین ہیں۔ اور وہ پاکستان کو ایک ایسا ملک بنانا ہے۔ جس میں اسلامی اصولوں کے مطابق آزادی سے زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکیں۔ ان اغراض و مقاصد کے نقطۂ نظر سے جغرافیائی، لسانی اور دیگر مادی تقسیمات و تفریقات بالکل مٹائی نہیں جا سکتیں مگر قطعاً پس منظر میں ضرور چلی جاتی ہیں۔ اسلام ان تفریقات کو تسلیم کرتا ہے۔ مگر وہ اپنے وسیع ترین اصولوں کو ان تفریقات سے مجروح ہونا برداشت نہیں کرتا اسلام تمام قدرتی تفریقات کو مانتے ہوئے تمام بنی نوع انسان میں ایک اخلاقی معیار یکسانی قائم رکھنا چاہتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ہم کو موقعہ دیا ہے کہ ہم اسلام کے اس بنیادی اصول کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر سکیں اور جغرافیائی لسانی وغیرہ تفریقات رکھتے ہوئے بھی ایک یکساں اور ہموار صحت مند ایسے معاشرہ کی نشوونما کریں۔ کہ جو دنیا میں عدیم النظیر ہو۔

پاکستان آج دنیا میں سب سے بڑی اسلامی مملکت ہے۔ ہم اس کی بڑائی کو اسی طرح قائم رکھ سکتے ہیں۔ کہ اس میں کوئی صوبائی یا فرقہ پرستانہ خیال پرورش نہ پا سکے۔ اور جن مشترکہ اغراض و مقاصد کی بنا پر اسے حاصل کیا گیا ہے۔ ان اغراض و مقاصد کو اپنی نظر سے کبھی اوجھل نہ ہونے دیں۔ اور ایسے تمام رجحانات کو جو جغرافیائی، لسانی وغیرہ مادی تفریقات کو وسیع کرنے والے ہوں انہیں دبانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور جو باتیں متحد کرنے والی ہوں ان کو ہر ممکن ترقی دیں۔

پاکستان کے قیام کا بنیادی اصول وہی ہے۔ جو اسلام کا اصول ہے۔ اسلام دنیا کے تمام انسانوں کو ایک ہی معیاری معاشرہ پر لانا چاہتا ہے۔ اس سے اتر کر پھر وہ تمام مسلمان اقوام کو ایک مشترکہ معاشرہ کا حامل بنانا چاہتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ کم سے کم اسکے مختلف اجزا میں تو باہم وجہ پیوستگی ہونی چاہیئے۔ جو ایک یکساں معاشرہ کا جزو لاینفک ہے۔

دنیا میں کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جس میں قربانی اور ایثار کا مادہ نہ ہو۔ اسلئے دوسری ضروری بات جو باہم گفت وشنید میں ہمارے پیش نظر رہنی چاہیئے۔ وہ یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے ہم اپنے بھائیوں کے مقابلہ میں اپنے حقوق کو سود خوار یہودی کی طرح انچ انچ سختی سے وصول کرنے پر نہ اتر آئیں تا ایسا نہ ہو کہ اس کھینچا تانی سے ایسے نتائج پیدا ہوں کہ باہمی اتحاد کا رشتہ جو ہماری طاقت کا ضامن ہے ٹوٹ جائے۔ اور تھوڑے فائدے کے لئے اپنا عظیم نقصان کر بیٹھیں۔ ضد اور اصرار میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنے سود و زیاں کے خیال سے اندھا ہو جاتا ہے اور جب بعد میں آنکھیں کھلتی ہیں تو پچھتانے لگتا ہے۔ اس لئے قربانی اور ایثار کو ہمیں کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے آدمی کا اگر واقعی نقصان بھی ہو۔ تو پچھتاتا نہیں بلکہ وہ اخلاقی ارتقا میں ایک درجہ اور بھی بلند ہو جاتا ہے۔ اور تھوڑا سا نقصان اسکے مقابلہ میں ہیچ نظر آتا ہے۔

اس لئے ہم دونوں فریقوں سے عرض کریں گے کہ وہ باہم گفت وشنید کرتے وقت قربانی اور ایثار کو پیش نظر رکھیں۔ اور ایسے بھائیوں کی طرح باہم فیصلہ کریں جو یہ سمجھتے ہوں۔ کہ جو میرا ہے وہ دوسرے کا بھی ہے۔ اور جو دوسرے کا ہے وہ میرا بھی ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ عدل و انصاف سے کام نہ لیا جائے۔ دراصل قربانی اور ایثار کا جذبہ بھی عدل و انصاف سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ ہمارا مطلب صرف اتنا ہے کہ تھوڑے سے اپنے فائدہ کے لئے جو ہمیں ہی نظر آتا ہے ہم کو اپنے بھائیوں کے مقابلہ میں ضد اور اصرار سے کام نہیں لینا چاہیئے۔

دستور سازی کا کام بہت لمبا ہو گیا ہے اس لئے تیسری بات جو اس گفت وشنید میں ہمارے پیش نظر رہنی چاہیئے۔ وہ یہ ہے کہ ہم ذرا ذرا سی بات کے لئے لمبے لمبے جھگڑے پیدا نہ کریں اور بات کو اتنا طول نہ دیں کہ وقت بھی ضائع ہو اور سیدھی بات میں بھی مزید پیچیدگیاں نکلتی آئیں اور آخر ڈیڈلاک تک نوبت پہونچے۔ یہ وقت ایسا نہیں ہے کہ وقت ضائع کیا جائے۔

بے شک دستور سازی کا کام بڑا اہم ہے لیکن اگر یہ خیال ہو کہ ہم زیادہ وقت دے کر کوئی ایسا دستور بنا لیں گے۔ کہ جس میں کوئی خامی قیامت تک نہ نکل سکے گی۔ تو یہ خیال خام ہے۔ اس کو جتنی جلد ہو سکے دل سے نکال دینا چاہیئے۔ ایسا نہ کبھی ہوا ہے، اور نہ ممکن ہے۔ اختلاف رائے انسانی فطرت کا ایک مستقل خاصہ ہے۔ یہ نہ کبھی مٹ سکتا ہے اور نہ مٹنا چاہیئے۔ البتہ ہم جو کچھ کر سکتے ہیں وہ صرف اتنا ہے کہ تھوڑے سے تھوڑے وقت میں زیادہ سے زیادہ مفید دستور بنا کر اسکے مطابق ریاست کے کاروبار کو درست کر لیں۔ آخر یہ اللہ تعالیٰ کا کلام تو ہے نہیں کہ جس میں ترمیم نہیں ہو سکتی۔ جوں جوں وقت آئے گا اسکو بہتر سے بہتر اور قرآن و سنت کے مطابق بنایا جا سکتا ہے اور خامیاں دور کی جا سکتی ہیں۔

علمائے کرام و مشائخ عظام

احراریوں کے اخبار "آزاد" کی روایت کے مطابق "تحفظ ختم نبوت اور استیصال مرزائیت" کے سلسلہ میں آل اسلام کونشن کا پہلا خصوصی اجلاس بعد نماز جمعہ ۳ بجے حاجی مولا بخش صاحب ایم۔ ایل۔ اے کی کوٹھی پر کراچی میں تاریخ نامعلوم کو منعقد ہوا! بقول "آزاد" اس اجتماع میں پاکستان بھر کے جلیل القدر علمائے کرام و مشائخ عظام اور تمام دینی جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اخبار "آزاد" نے ۴۵ علمائے کرام و مشائخ عظام کے نام گنوائے ہیں۔ شاید کچھ نام باقی رہ گئے ہوں اس کی خبر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی شان بھی کیا بنائی ہے ؎

آں شکارم من کہ لائق ہم بجستن نیستم
شرم مے آید مرا ازاں کس کہ جلاد من است

اسلامی ریاست کے بنیادی اصولوں کے لئے صرف ۳۱ علمائے کرام اور مشائخ عظام کافی سمجھے گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے کرام اور مشائخ عظام کے نزدیک بھی "دستور سازی" سے بھی زیادہ اہم کام کافر سازی ہے۔ انا للہ۔ اس سے قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان علمائے کرام اور مشائخ عظام سے پوچھا تو جائے۔ کہ ؎

تو کار زمیں را نکو ساختی
کہ با آسماں نیز پرداختی

"آزاد" راوی ہے کہ اس اجتماع میں مولانا عبدالحامد بدایونی نے احراریوں کے قصیدہ میں ایک تقریر فرمائی۔ ان کی تقریر پر تو ہم کبھی پھر تبصرہ کریں گے۔ فی الحال مودودی صاحب کے ارشاد سے پر جو اجتماع میں حصہ لینے والی ہر دینی جماعت کے ایک ایک ذمہ دار شخص پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

"(۱) جمعیۃ علماء پاکستان۔ مولانا عبدالحامد بدایونی (۲) جماعت اسلامی۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی (۳) جمعیۃ علمائے اسلام۔ مولانا احتشام الحق تھانوی (۴) مجلس احرار اسلام۔ ماسٹر تاج الدین انصاری (۵) مجلس تحفظ ختم نبوت۔ مولانا محمد علی جالندھری (۶) جمعیۃ علمائے اسلام مشرقی پاکستان ڈھاکہ (۷) جمعیۃ اہلحدیث مغربی پاکستان۔ مولانا سید محمد داؤد غزنوی (۸) تنظیم اہلسنت والجماعت۔ مولانا عبدالحلیم (۹) جمعیۃ اہلحدیث کراچی۔ مولانا محمد یوسف کلکتوی (۱۰) تحفظ حقوق شیعہ پاکستان۔ علامہ کفایت حسین (۱۱) حزب اللہ۔ مشرقی پاکستان۔ مولانا عزیز الرحمن (۱۲) جماعت ناجیہ سرحد۔ مولانا محمد امین۔ (۱۳) سفینۃ المسلمین۔ سید مظفر علی شمسی۔"

ذرا جماعتوں اور شخصیتوں کے نام ملاحظہ ہوں "ملتِ واحدہ" کا کیا دلکش نظارہ ہے۔ پھر ان میں سے مودودی صاحب ماسٹر تاج الدین۔ مولوی محمد علی جالندھری۔ سید مظفر علی شمسی۔ علامہ کفایت حسین کے اسمائے گرامی تو پاکستان کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو پاکستان کو جنت الحمقا اور پلید ستان بنانے کے لئے اپنا خون پسینہ ایک کر رہے ہیں۔ اول الذکر کے پاس تو کلکتہ کا ٹکٹ موجود ہی ہے۔ اور باقیوں کے لئے واہگہ سے پار ماسٹر تارا سنگھ

(باقی دیکھیں ص ۲ پر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر اور "زمیندار" کا "غریب صحافت"

(از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر ہے ؎

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

"غریب صحافت" زمیندار نے حضورؑ کے اس شعر پر ہرزہ سرائی کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اگر مرزا صاحب "علیہ السلام" ننگ اسلاف ننگ اخلاق یا عاصی پر معاصی کے مقابلہ میں اپنے آپ کو "خاکی کیڑا" "بشر کی جائے نفرت" اور انسانوں کی عار کہتے ہیں۔ تو کسی کو اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ البتہ پیچ یہاں آپڑا ہے۔ کہ "آدم زاد" ہونے سے تو روایتی میاں بدھو نے بھی انکار نہیں کیا تھا۔" (زمیندار ۱۵ر دسمبر ۱۹۵۲ء)

مخالفین کے اسی قسم کے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ کا کوئی معاملہ مجھ سے ایسا نہیں جس میں کوئی نبی شریک نہ ہو۔ اور کوئی اعتراض میرے پر ایسا نہیں۔ کہ کسی اور نبی پر وہی اعتراض وارد نہ ہوتا ہو۔ پس ایسے شخص جو میرے پر اعتراض کرنے کے وقت یہ بھی نہیں سوچتے۔ کہ یہی اعتراض بعض اور نبیوں پر بھی وارد ہوتے ہیں۔ وہ سخت خطرناک حالت میں ہیں۔ اور اندیشہ ہے۔ کہ دہریہ ہو کر نہ مریں۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸)

حضرت اقدسؑ کے اس قول کی تصدیق "غریب صحافت" کے مذکورہ بالا اعتراض سے بھی ہوتی ہے۔ "غریب صحافت" نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قول "نہ آدم زاد ہوں" پر تمسخر اڑایا ہے۔ حالانکہ یہی بات خدا تعالیٰ کے مقدس نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے قادر خدا کے حضور خاکساری کا اظہار کرتے ہوئے کہی تھی۔ چنانچہ زبور ۲۲/۶ میں حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"پر میں تو کیڑا ہوں انسان نہیں۔ آدمیوں میں انگشت نما ہوں۔ اور لوگوں میں حقیر وہ سب جو مجھے دیکھتے ہیں۔ میرا مضحکہ اڑاتے ہیں۔"

کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مذکورہ بالا شعر اور حضرت داؤد علیہ السلام کا بیان ہم معنی نہیں ہیں؟ غریب صحافت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جس مصرعہ پر ہرزہ سرائی کی ہے وہ یہ ہے:-

"کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں"

اور حضرت داؤد علیہ السلام کا بیان یہ ہے۔

"پر میں تو کیڑا ہوں انسان نہیں"

جس اعتراض کی بناء پر ایک نبی کی نبوت کا انکار کیا جائے۔ اگر وہی اعتراض کسی اور نبی پر بھی وارد ہوتا ہو۔ تو اس کی نبوت سے بھی انکار لازم آتا ہے۔ لیکن چونکہ اکثر معترضین اعتراض برائے اعتراض کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اعتراض پر اعتراض تو کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس امر کی کچھ بھی پروا نہیں کرتے کہ یہی اعتراض تو ان کے کسی مسلّم نبی پر بھی وارد ہوتا ہے۔ اگر ان کے اعتراض کی وجہ سے ایک مدعی نبوت کا انکار کیا جا سکتا ہے تو وہی اعتراض وارد ہونے کی صورت میں ان کے کسی مسلّم نبی کی نبوت کس طرح مانی جا سکتی ہے۔

معترضین کے ایسے اعتراضات صدہا نہیں بلکہ ہزارہا بار اس امر کی تصدیق کر چکے ہیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کوئی ایسا اعتراض کرنے سے جو ان کے کسی مسلّم نبی پر وارد نہ ہوتا ہو۔ بالکل ہی عاجز و قاصر ہیں۔ نہ وہ کوئی ایسا اعتراض کر سکے ہیں۔ نہ کر سکیں گے۔ اور "غریب صحافت" کے مندرجہ بالا اعتراض نے بھی ایک بار پھر اس امر کی تصدیق کی ہے۔ اور نہ صرف تصدیق بلکہ مزید برآں یہ بھی ظاہر کر دیا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بغض بے جا اور عنادِ ناروا کے جوش میں ایسا خود رفتہ ہو چکا ہے۔ کہ خدا کے اولوالعزم نبی حضرت داؤد علیہ السلام پر بھی تمسخر اڑانے سے نہ رک سکا۔ اور اس نے روایتی بدھو سے بھی نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ کم درجہ ہونے کا آپ پر آوازہ کسا ہے۔

اور اگر وہ اپنے اس اعتراض کی بناء پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منکر ہے۔ تو پھر حضرت داؤد علیہ السلام کا بھی ضرور منکر ہے۔ اور ایسا شدید کہ اگر اپنی زبان سے آنجنابؑ کی نبوت کا انکار نہ بھی کرے۔ تو بھی اہل علم و انصاف کی نظر میں منکر ہی متصور ہوگا۔ تا وقتیکہ اپنے ناپاک اعتراض کی لغویت و بطالت کا اقرار کر کے اپنی توبہ کا علی الاعلان اظہار نہ کرے۔

"غریب صحافت" کو اپنے باطل اعتراض سے جو کچھ حاصل ہوا۔ وہ مضمون مندرجہ بالا سے ظاہر ہے۔ اور ہم احمدیوں کو جو کچھ ملا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ چونکہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاءؑ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت داؤد علیہ السلام کا نام بھی دیا گیا ہے۔ جس کی بناء پر حضورؑ اپنی اسی نظم میں (جس کے ایک شعر پر "غریب صحافت" نے اعتراض کیا ہے) فرماتے ہیں۔

اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

اس لئے ضروری تھا، کہ آپؑ پر وہ اعتراض بھی کیا جائے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر بھی وارد ہوتا ہو۔ تا حضرت داؤدؑ سے آپ کی مشابہت ظاہر ہو۔ اور وہ اعتراض آپؑ پر کیا گیا۔ اور انہی الفاظ کی بناء پر کیا گیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام میں مشترک ہے۔ اور اس طرح ایک دشمنِ عنید کے ذریعہ حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشابہت ظاہر ہوئی۔ اور اس امر کا تازہ بتازہ ثبوت دنیا کے سامنے آگیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کوئی ایسا اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ جو کسی اور نبی پر بھی وارد نہ ہوتا ہو۔ اور منکرین کے لئے ان دو صورتوں کے سوا از روئے انصاف کوئی تیسری صورت باقی نہیں رہی۔ کہ یا تو وہ اپنے اس اعتراض کو لغو و باطل قرار دیں جس کی بناء پر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کرتے ہیں۔ یا ان نبیوں کا بھی انکار کر دیں۔ جن پر وہ اعتراض وارد ہوتا ہو۔ پس ہمارے لئے تو "غریب صحافت" کا اعتراض بوجوہ مذکورہ موجب طمانیت قلب و تقویت ایمان ہے۔ اور خود "غریب صحافت" کے لئے (اس وجہ سے کہ اس کے اعتراض نے اس کو حضرت داؤد علیہ السلام کا تمسخر اڑانے والا اور آنجناب کا منکر بنا کر تمام انبیاء علیہم السلام کا تمسخر اڑانے والا اور سب کا منکر بنا دیا) باعث حسرت و حرماں اور سبب سلب ایمان۔

"کرم خاکی ہوں" کی جگہ حضرت داؤد علیہ السلام کے قول میں "میں تو کیڑا ہوں" اور "نہ آدم زاد ہوں" کے مقابل "انسان نہیں" کے الفاظ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شعر کا دوسرا مصرعہ یہ ہے ؎

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

اس کے مقابل حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ قول ہے۔

"آدمیوں میں انگشت نما ہوں اور لوگوں میں حقیر"

پھر حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وہ سب ("غریب صحافت" جیسے دل و دماغ رکھنے والے لوگ - ناقل) جو مجھے دیکھتے ہیں میرا مضحکہ اڑاتے ہیں"۔

"غریب صحافت" تو غریب صحافت ہے اس سے کیا کہا جائے۔ اہل نظر و انصاف دیکھیں۔ کہ "غریب صحافت" نے جو اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کیا ہے۔ وہی اعتراض حضرت داؤد علیہ السلام پر بھی وارد ہوتا ہے یا نہیں۔ اور کیا اس کی اس یاوہ سرائی و ہرزہ درائی کی زد کہ "آدم زاد ہونے سے تو روایتی میاں بدھو نے بھی انکار نہیں کیا تھا" حضرت داؤد علیہ السلام پر بھی پڑتی ہے یا نہیں۔

تھوڑا سا وقوف رکھنے والے بھی جانتے ہیں۔ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے مقابلہ میں بھی عجز و انکسار کے الفاظ استعمال کیا کرتا ہے۔ مثلاً "کمترین خلائق حقیر فقیر۔ خاکسار۔ ذرۂ بے مقدار۔ ننگ اسلاف۔ ہیچمدان۔ احقر الناس۔ ننگ اکابر۔ بے حقیقت بے بضاعت۔ ننگِ خلائق۔ خاکِ پا۔ احقر العباد۔ بے توقیر سراپا تقصیر۔ خطاوار سیہ کار، احقر الانام وغیرہ اور ایسے الفاظ کا استعمال کسی مذہب و ملت میں لائق گرفت و موجب اعتراض خیال نہیں کیا جاتا۔ بلکہ مستحسن سمجھا جاتا ہے۔ پس جب ایک انسان کے مقابلہ میں ایسے الفاظ کا استعمال جن سے اپنے عجز و انکسار کا اظہار مقصود ہو۔ مذموم نہیں بلکہ پسندیدہ خیال کیا جاتا ہے۔ تو اپنے خالق اور اپنے معبود اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس کے کسی بندے کا اپنی عاجزی اور انکسار ظاہر کرنے والے الفاظ کا استعمال کسی انسان کے نزدیک کیونکر قابلِ اعتراض ہو سکتا ہے۔ لیکن سچ کہا ہے۔ ع

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است

ایک بغض و عناد کا مارا ہوا گل کو خار اور شہد کو زہر بتا کر بھی تسلی نہیں پاتا۔ اور اپنی لغو کارستانی کو شاہکار ظاہر کرنے کے لئے تمسخر و استہزاء میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بری طرح منہ کی کھاتا اور اپنے ہاتھوں نظیر اہل فہم میں تودۂ ملامت بن جاتا ہے۔

"غریب صحافت" نے تو محض بغض و عناد سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کیا اور تمسخر اڑایا تھا۔ لیکن وہ کیا جانتا تھا۔ کہ صرف حضرت اقدس پر ہی نہیں بلکہ وہ ایک اور اولوالعزم نبی یعنی حضرت داؤد علیہ السلام پر بھی تمسخر اڑا رہا ہے۔

حضرت اقدس جری اللہ فی حلل الانبیاء سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے منکرین کی ہدایت یابی کی غرض سے یہ مطالبہ فرمایا تھا۔ کہ وہ آپ پر کوئی ایسا اعتراض کریں۔ جو ان کے مسلّم انبیاءؑ میں سے کسی نبیؑ پر وارد نہ ہوتا ہو۔ لیکن ایسا اعتراض کوئی بھی نہ کر سکا۔ اگر معترضین کے اعتراض محض غلط فہمی پھیلانے کی نیت سے نہ ہوتے۔ انکشاف حقیقت کا کوئی شائبہ بھی شامل ہوتا۔ تو وہ حضرت اقدسؑ کے اس مطالبہ سے حسب استعداد بہت فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ اول تو یہ دیکھ کر کہ آپ پر کوئی ایسا اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ جو کسی اور نبی پر بھی وارد نہ ہوتا ہو۔ وہ اصل حقیقت تک پہنچنے کا سیدھا راستہ پا جاتے۔ یا کم از کم یہ کہ ایسا اعتراض کرنے سے باز رہتے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) بندہ نے اپنے محکمہ کا ایک امتحان دیا ہے۔ احباب بندہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ حوالدار کلرک محمود احمدؐ آر۔ پی۔ ای۔ سی۔ رسالپور سرحد۔

(۲) میرا بچہ افضال محمدؐ متواتر دو ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ اس بچے کی صحت کے لئے خاص دعا کی ضرورت ہے۔ خاکسار شیخ سردار محمدؐ بمقام باڈہ ضلع لاڑکانہ سندھ۔ (۳) میرے دادا میاں اللہ دتا صاحب بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ رشیدہ بی بی بھی ترگڑی ضلع گوجرانوالہ میں نمونیہ کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار بشارت احمدؐ گنج مغلپورہ لاہور

سید محمود اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے مختصر حالاتِ زندگی

(از مکرم ضیاء الدین احمد صاحب قریشی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ۔ لاہور)

(۱)

سید محمود اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ سے میرے بہت پرانے تعلقات تھے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ان کے بڑے بھائی سید عزیز اللہ شاہ صاحب مرحوم میرے کلاس فیلو تھے اور نہایت عزیز دوست تھے اور سید محمود اللہ شاہ صاحب ہم سے ایک کلاس پیچھے تھے ان کے برادر بزرگ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ہمیں انگریزی پڑھایا کرتے تھے۔ ہم ایک ہی بورڈنگ میں ایک ہی جگہ پر رہا کرتے تھے اور نمازوں اور درسوں میں ساتھ رہا کرتے تھے۔

سید محمود اللہ شاہ صاحب کی دوسری شادی حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے میری بیوی کی چھوٹی بہن محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ بی اے۔ بی۔ ٹی سے تجویز فرمائی اور اس طرح سے ہمارا تعلق رشتہ داری کا رنگ اختیار کر گیا۔ مجھے حضرت شاہ صاحب کو بہت نزدیک سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ شادی کے سلسلہ میں بھی اچھے کام کیا۔

ذیل کے حالات میں نے ان کی اہلیہ محترمہ اور ان کے عزیزوں سے دریافت کر کے اور اپنے مشاہدہ سے لکھے ہیں۔

ایامِ طفولیت

سید محمود اللہ شاہ صاحب کے والد بزرگوار کا نام سید عبد الستار شاہ صاحبؓ تھا جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین مخلص صحابیوں میں سے تھے اور بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے خسر بھی بنے سید محمود اللہ شاہ صاحب دسمبر ۱۹۰۰ء میں بمقام رعیہ پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کو یہ شوق پیدا ہوا کہ سید عزیز اللہ شاہ صاحبؓ اپنے بڑے بیٹے کو قرآن شریف حفظ کرائیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اگر چھوٹے بچے یعنی محمود اللہ شاہ صاحب کو بھی ساتھ لگا دیا جائے تو بڑا بچہ بھی زیادہ شوق سے اس کام کو کرنے لگے گا۔ چنانچہ انہوں نے سید محمود اللہ شاہ صاحب کو بھی قرآن حفظ کرنے پر لگا دیا۔ شاہ صاحب کی عمر اس وقت چار سال تھی۔ چنانچہ اس کام کے واسطے ایک حافظِ قرآن کی خدمات حاصل کی گئیں۔

شاہ صاحب کے والد صاحب کو بہت شوق تھا کہ ان کے بچے قرآن شریف پڑھ جائیں اور دوسرے باوقت نماز پڑھنے کی عادت پڑ جائے۔ اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت شاہ صاحب ان دونوں بچوں کو صبح سویرے ہی حافظ صاحب کے پاس بھجوا دیتے تھے اور یہ دن بھر وہیں رہتے تھے۔ کھانا بھی وہیں جاتا تھا اور عشاء کے وقت وہاں سے لے آتے تھے جن دنوں وہ قرآن شریف حفظ کر رہے تھے تو ...

سید محمود اللہ شاہ صاحب اپنے والدین کے ساتھ قادیان آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن شریف کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا۔ حضرت سن کر ... بہت خوش ہوئے اور ان کو پیار سے گود میں بٹھا لیا۔ محمود اللہ شاہ صاحب نے آٹھ نو سال کی عمر میں مکمل قرآن شریف حفظ کر لیا تھا

سید محمود اللہ شاہ صاحب کی بڑی ہمشیرہ یعنی والدہ صاحبہ سید عبد اللہ شاہ صاحب سے روایت ہے کہ بچپن میں شاہ صاحب گھر میں کسی سے مانگ کر یا کسی سے چھین کر نہیں کھایا کرتے تھے۔ مزاج میں ضد۔ شوخی یا چڑچڑا پن نہیں تھا۔ بہت سنجیدہ خاموش اور کم گفتار تھے۔

سکول کا زمانہ

جیسا کہ میں نے شروع میں ذکر کیا ہے کہ خاکسار بھی بورڈنگ میں شاہ صاحب کے ساتھ ہی رہا کرتا تھا۔ شاہ صاحب کے بڑے بھائی میرے کلاس فیلو تھے اور شاہ صاحب ہم سے ایک کلاس پیچھے تھے۔ ہم قطار بنا کر نمازیں پڑھنے جایا کرتے تھے تو محمود اللہ شاہ صاحب قطار میں سب سے پیچھے رہا کرتے تھے۔ شاہ صاحب بہت ہی شرمیلے واقعہ ہوئے تھے۔ دوسرے لڑکے لڑتے جھگڑتے تھے مگر میں نے شاہ صاحب کو کسی سے لڑتے جھگڑتے نہیں دیکھا اور نہ ہی کبھی اونچی آواز سے بولتے سنا وہ متانت اور نہایت خاموشی سے اپنے کام میں لگے رہتے تھے۔ ہمارے بورڈنگ میں ہفتہ واری میٹنگ ہوا کرتی تھی جس میں شاہ صاحب تلاوت قرآن کریم کے کام کو سرانجام دیا کرتے تھے بازار میں کھڑے ہو کر کوئی چیز نہ کھاتے تھے۔

شاہ صاحبؓ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درسوں میں باقاعدہ شامل ہوتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ درس کے بعد نماز کا وقت آیا تو حضرت نے فرمایا کہ میری طبیعت خراب ہے میں نماز نہیں پڑھاؤں گا۔ دوسرے لوگوں نے مختلف لوگوں کو امامت کیلئے تجویز کیا۔ مگر حضرت خلیفہ اولؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاہ صاحب نماز پڑھائیں گے شاہ صاحب کی عمر اس وقت چودہ پندرہ سال کی تھی۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت خلیفہ اولؓ بیمار تھے۔ لڑکے قطار بنا کر نماز ادا کرنے جا رہے تھے۔ پیروں کی آواز سن کر حضرت خلیفہ اولؓ نے فرمایا کہ یہ کیسی آواز ہے تو انہیں بتایا گیا کہ لڑکے نماز پڑھنے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان کے استاد کو بلاؤ۔ جب استاد آیا تو آپ نے لڑکوں کے نام دریافت فرمائے۔ اور پوچھا کہ کون کون نماز پڑھنے جا رہا ہے۔ استاد نے تین چار نام بتائے آخر میں اس نے کہا کہ سید محمود اللہ شاہ صاحب بھی ہیں اس پر حضرت خلیفہ اولؓ نے فرمایا کہ

"جو شخص سید بھی ہے اور حافظ بھی ہے اس کا نام سب سے اخیر میں لیتے ہو؟"

حضرت خلیفہ اولؓ فرمایا کرتے تھے کہ ان چاروں بھائیوں کو دیکھ کر طبیعت بہت خوش ہوتی ہے۔ ان کے والد نے ان کی تربیت نہایت اچھے رنگ میں کی ہے۔ خود نیک ہونا بڑی بات ہے مگر آگے اولاد کو اپنے رنگ میں رنگین کرنا بھی کمال ہے۔

شاہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ نماز تہجد ہم باقاعدہ ادا کیا کرتے تھے اور ہم بچپن میں سمجھا کرتے تھے کہ پانچوں نمازوں کی طرح تہجد بھی فرض ہے۔ اس لئے کہ ہمارے گھر میں تہجد کی نماز باقاعدہ ادا کی جاتی تھی۔ چھوٹے بڑے سبھی تہجد پڑھا کرتے تھے

شاہ صاحب شروع سے ہی علم دوست انسان تھے اور کتب بینی کا بہت شوق تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ سکول کے زمانہ میں ہی میں نے سکاٹ کی ایک مشہور کتاب کا مطالعہ کر لیا تھا۔ اسی شوق کی وجہ سے آپ کی انگریزی بہت اعلیٰ تھی۔ خاکسار جب کبھی چنیوٹ جاتا تو شاہ صاحب کے پاس قیام کرتا۔ باتوں باتوں میں جب کبھی کسی نئی کتاب کی نسبت میں دریافت کرتا تو شاہ صاحب کی طرف سے یہی جواب ملتا کہ ہاں وہ کتاب میں لاہور سے لے آیا تھا اور میں نے چند دن ہی ہوئے ختم کی ہے۔

کالج کا زمانہ

خاکسار نے ۱۹۱۶ء میں میٹرک کیا اور شاہ صاحب نے ۱۹۱۷ء میں میٹرک پاس کر کے اسلامیہ کالج میں داخل ہو گئے۔

ولایت کی تعلیم

اسلامیہ کالج سے بی اے کرنے کے بعد غالباً ۱۹۲۱ء میں شاہ صاحب ریلوے انجینئرنگ کی ٹریننگ کے لئے ولایت گئے۔ تبلیغ کا شوق بہت تھا۔ چنانچہ وہاں انگریزوں سے مل کر ان کو تبلیغ کیا کرتے تھے۔ وہ انگریز ان کی باتوں کو شوق سے سنتے تھے اور وہ انہیں مانتے تھے۔ باقاعدہ تبلیغ کا کام تو شاہ صاحب نہیں کرتے تھے مگر باتوں باتوں میں ان کو اسلام کی خوبیاں سمجھاتے رہتے تھے اور اسی طریق سے وہ کئی انگریزوں کے دلوں سے اسلام کی نسبت غلط فہمیاں دور کرنے میں کامیاب ہوئے

ولایت میں ہی شاہ صاحب کو اپنی والدہ ماجدہ اور پہلی بیوی کی وفات کی خبر ملی۔ اس کے بعد ولایت میں ان کا دل نہ لگا۔ وہ تین سال وہاں تعلیم حاصل کر کے غالباً ۱۹۲۴ء میں واپس وطن تشریف لے آئے واپسی پر چودھری فتح محمد صاحب سیال (جو کہ ولایت میں ہمارے مبلغ رہ چکے ہیں) کی بہت تعریف کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے ولایت میں بہت اچھا کام کیا ہے۔

جب واپس وطن آئے تو شروع شروع میں ملازمت نہ ملی۔ مگر پھر کوشش کرنے پر کلکتہ میں ملازمت مل گئی۔ وہاں کے محکمہ کے لوگ سخت بے دین تھے جو کہ شاہ صاحب کو سخت ناگوار تھا۔ وہاں آپ بیمار بھی ہو گئے اور بیماری میں ہی واپس گھر آ گئے اور اپنے والد محترم کے زیر علاج رہے جو کہ ایک ماہر ڈاکٹر تھے۔

کچھ عرصہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے مشورہ کر کے علی گڑھ بی ٹی پاس کرنے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ وہاں بھی شاہ صاحب کی پابندی صوم و صلوٰۃ کی وجہ سے ساتھ رہنے والے طالبعلم بہت متاثر ہوئے۔ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے پڑھائی میں اتنی دلچسپی نہیں لی تھی جتنی کالج کے دوسرے کاموں میں پھر بھی Theory میں فسٹ آئے تھے۔ اور پریکٹیکل میں سیکنڈ نکلے۔

بی ٹی کرنے کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں ٹیچر لگ گئے کئی سال تک بے مثال دینی خدمات بجا لاتے رہے۔ چنانچہ قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ میں بھی حضرت اقدس کی امداد فرمایا کرتے تھے۔ (باقی)

نفع مند کام پر روپیہ لگانے کا عمدہ موقعہ

جو دوست نظارت ہذا کی معرفت اپنے روپیہ کو نفع مند کام پر لگانا چاہتے ہیں۔ ان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایک معزز صاحب جائداد اور قابل اعتماد دوست کو چند ہزار روپوں کی ضرورت ہے جس کے بدلہ میں وہ مطلوبہ رقم سے کافی زیادہ مالیت کی اراضی واقع سندھ میں رہن کر دیں گے۔ اور مرتہن دوست کو اس زمین کے ٹھیکہ کے طور پر انشاء اللہ اسی قدر نفع مل سکے گا جو انجمن کے پاس روپیہ لگانے سے ملتا ہے۔ اندر رہن کی وجہ سے صورت بھی انشاء اللہ محفوظ ہو گی۔

پس جو احباب اس سلسلہ میں اپنا روپیہ کاروبار پر لگانا چاہتے ہوں وہ نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے خط و کتابت کریں۔

ناظر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ

وصایا:۔ وصایا منظوری سے قبل بغرض اطلاع شائع کیجاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۱۵۲: منکہ محمد شفیع ولد میاں محمد علی صاحب مرحوم قوم دھاری وال پیشہ موچی عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چوہڑ کانہ محلہ نانکپورہ ڈاکخانہ چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پنجاب پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۱-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک عدد رہائشی مکان خام پختہ جس کی قیمت مبلغ ۲۵۰/- روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد اور کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر ہی نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے کہ جو اس وقت مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی اور اگر میں کوئی رقم روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:۔ محمد شفیع موصی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ بقلم خود تاج الدین موصی:۔ گواہ شد:۔ سید ولائت شاہ عفی عنہ انسپکٹر وصایا۔ شیخوپورہ ۱۴-۱۱-۴۸

وصیت ۱۳۴۷۹: منکہ نور الاسلام صاحب سکنہ 920 E-131 ST شہر شکاگو ملک لک ریاست یو۔ ایس۔ اے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے پاس کسی قسم کی جائداد از قسم غیر منقولہ زمین وغیرہ یا دیگر جائداد نہیں ہے۔ آمد کا ذریعہ سوائے میری تنخواہ کے اور کوئی نہیں ہے۔ جو کہ ماہ بماہ بدلتی رہتی ہے۔ میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ ادا کرتا رہوں گا جیسی جتنی آمد ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول کرے اور مجھے اس کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین نوٹ:۔ میری وفات پر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میرے ترکہ جائداد وغیرہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ العبد:۔ نور الاسلام:۔ گواہ شد:۔ خلیل احمد 13063 Drexel chicago گواہ شد خلیل احمد ناصر Lang. N. W2141 washintian

وصیت ۱۳۴۸۶: منکہ سردار بیگم زوجہ عبد الرشید قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن میانی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳-۱۱-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۷۰۰/- روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت وصیت کردہ سے منہا کر دیجائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ:۔ سردار بیگم بقلم خود ۲۳-۱۱-۵۲ گواہ شد:۔ قریشی عبد الرشید بلوچ خاوند موصیہ مذکور۔ گواہ شد:۔ سید ولائیت شاہ انسپکٹر وصایا۔ ۲۳-۱۱-۵۲

وصیت ۱۳۴۸۳: منکہ ریحانہ یاسمہ بنت مرزا عزیز احمد صاحب قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷-۱۱-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔ مجھے میرے والدین کی طرف سے پندرہ ۱۵/- روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور آئندہ بھی جو میری جائداد یا آمد ہو اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرونگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ والسلام الامتہ:۔ ریحانہ یاسمہ:۔ گواہ شد:۔ مرزا عزیز احمد ۲۷-۱۱-۵۲ گواہ شد:۔ سید محمود احمد ناصر

وصیت ۱۳۳۹۲: منکہ ناصرہ بیگم زوجہ میجر عزیز احمد قوم منڈل عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہلول پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ پاکستان مغربی پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۲-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت زیور کی صورت میں ایک جوڑی بندے مبلغ ۴۷۵/- روپے۔ اور تین عدد انگوٹھیاں طلائی قیمت مبلغ ۱۷۰/- روپے اور ۵۰۰/- روپے حق مہر بذمہ خاوند اور ایک عدد گھڑی قیمت ۱۰۰/- روپے اس کی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے پر اور کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت کردہ سے ادا کروں۔ تو وہ اس میں سے منہا کر دی جائے گی۔ الامتہ:۔ ناصرہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ احمد الدین ذرگر بقلم خود ساکن چک ۵۵/۲ ل تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ گواہ شد:۔ بھائی منظور احمد موصیاں ولد چوہدری غلام سرور صاحب چک ۵۵/۲ ل تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری

وصیت ۱۱۲۹۲: منکہ عبد المنان ولد محمد الدین صاحب قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کشمیری محلہ ڈاکخانہ سیالکوٹ شہر ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پنجاب پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵-۹-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائداد کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۱۹۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ عبد المنان اکونٹنٹ ایل بی سیکشن دفتر اکونٹنٹ جنرل ملٹری۔ راولپنڈی:۔ گواہ شد:۔ محمد عالم امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی:۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد نیئر رتہ روڈ مکان 117/1 راولپنڈی گواہ شد:۔ عبد الحق ملک اسسٹنٹ [illegible] راولپنڈی

وصیت ۱۱۵۲۵: منکہ تاج الدین ولد میاں محمد علی صاحب قوم دھاڑیوال پیشہ موچی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چوہڑ کانہ محلہ نانک پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴-۱۱-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک رہائشی مکان خام جس کی قیمت ۲۵۰/- روپے ہے۔ اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اسی جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ فقط العبد:۔ بقلم خود تاج الدین:۔ گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا محمد شفیع موصی برادر حقیقی گواہ شد:۔ خاکسار سید ولائیت شاہ انسپکٹر وصایا شیخوپورہ

وصیت ۱۱۳۹۴: منکہ شیخ عبد الرحمن ولد شیخ مولا بخش صاحب قوم پولڑی شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ مومن ڈاکخانہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ اگست ۱۹۴۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ نئی تجارت شروع کی ہے۔ جس کے ذریعہ آمد سو ۱۰۰/- روپیہ ماہوار ہو جاتی ہے۔ سالانہ حساب کے بعد صحیح نفع نقصان کا پتہ چلیگا۔ میں اپنی ماہوار آمد کا اور بعد میں سالانہ صحیح آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم:۔ العبد:۔ شیخ عبد الرحمن ولد شیخ مولا بخش احمدی بقلم خود حال خواجہ اینڈ کمپنی غلہ منڈی سرگودھا۔ گواہ شد:۔ احمد جان بقلم خود سکنہ چک ۷۳ جنوبی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت موصی انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا۔ گواہ شد:۔ غلام رسول نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا

وصیت ۱۰۴۹۶: منکہ محمودہ خالدہ زوجہ چوہدری حفیظ احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جلو بیو چک ۱۲۷ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴-۱-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ میرا حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ جو ابھی بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس حسب ذیل زیور ہے۔ کڑے طلائی وزنی ۹ ۱/۲ تولہ مالیتی ۸۵۵/- روپے جوڑیاں طلائی وزنی ۷ تولہ مالیتی ۶۳۰/- روپے انگوٹھی طلائی وزنی ۶ تولہ مالیتی ۵۴۰/- روپیہ۔ بندے طلائی دو جوڑی ۳ ۱/۲ تولہ مالیتی ۳۱۵/- روپیہ انگوٹھیاں طلائی ۷ عدد وزنی ۲ ۱/۲ تولہ مالیتی ۲۲۵/- روپے بندی طلائی وزنی ۲ ۱/۲ تولہ مالیتی ۲۲۵/- روپے کل میزان ۲۷۹۰/- یعنی میرے زیورات کی قیمت اور حق مہر کی رقم کو جمع کیا جائے۔ تو کل جائداد کی قیمت مبلغ ۳۲۹۰/- روپے بنتی ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ کو قرار دیتی ہوں۔ اگر میں اپنی وصیت اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں۔ تو میری یہ وصیت میرے خاوند سے وصول کی جاسکتی ہے۔ میری زندگی میں یا میرے بعد کسی قسم کی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ صدر انجمن احمدیہ کو ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ محمودہ خالدہ بقلم خود مورخہ ۱۴-۱-۴۸ حال دل محمد روڈ حبیب اللہ بلڈنگ معرفت حفیظ احمد صاحب۔ گواہ شد:۔ حفیظ احمد سب انسپکٹر پولیس۔ گواہ شد:۔ محمد اسلم ولد چوہدری تاج محمد قوم جٹ ساکن جہیور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقلم خود حال لاہور ۱۴-۱-۴۸

وصیت ۱۳۴۸۰: منکہ عبد الحی ولد چوہدری حکم الدین قوم چیمہ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۵ سال تاریخ پیدائش پیدائشی احمدی ساکن چک ۴۶ شمالی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۱-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی ۷ ۱/۲ ایکڑ زمین واقعہ چک ۴۶ شمالی جس کی قیمت فی ایکڑ ۱۲۰۰/- کے حساب بارہ صد ہے۔ کل تمام بارہ ۹۰۰۰/- نو ہزار روپیہ ہے۔ مکان رہائشی خام قیمت ۵۰۰/- پانچصد روپیہ ہے۔ ساکن سارپور چیمہ والا ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور بارہ کنال اراضی جس کی قیمت مبلغ ۸۰۰/- آٹھ صد روپیہ ہے۔ نقدی ساڑھے نو ہزار ۹۵۰۰/- روپیہ ہے۔ کل میزان مبلغ ۱۹۸۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ بقلم خود عبد الحی چک ۴۶ شمالی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چوہدری بہاول بخش صاحب۔ گواہ شد:۔ خاکسار سید ولائیت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع سرگودھا۔

وصیت ۱۳۴۷۷: منکہ سید ناصر احمد شاہ ولد سید ظہور احمد شاہ صاحب قوم سید پیشہ ٹریننگ نیول کیڈٹ عمر تقریباً ۱۹ ۱/۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال کراچی ڈاکخانہ خاص ضلع کراچی صوبہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۵۲ء بروز جمعہ مطابق ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۷۱ ہجری حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد یکصد بیس ۱۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط:۔ مورخہ ۲۰ جون ۱۹۵۲ء مطابق ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ العبد:۔ سید ناصر احمد شاہ نیول کیڈٹ رائل پاکستان نیوی ایچ۔ ایم۔ پی۔ ایس ہمالیہ کراچی:۔ گواہ شد:۔ میر نور احمد صاحب تبسر ناظم وقف عمل مجلس خدام الاحمدیہ انجمن احمدیہ بندر روڈ کراچی۔ گواہ شد:۔ رحمت اللہ باجوہ لفٹننٹ کمانڈر منوڑہ کراچی ۴ جولائی ۱۹۵۲ء

وصیت ۱۳۴۸۱: منکہ بشارت احمد ولد عبد الحق قوم کھوکھر پیشہ زمیندارہ عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ غلام محمد چک ۶۴۸ گ ب ڈاکخانہ مردانوالہ ضلع لائلپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱۱-۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی نہری واقع کوٹ غلام محمد چک ۶۴۸ گ ب ضلع لائلپور ۱۶ ۱/۲ ایکڑ ہے جس میں نصف سے زیادہ سیم ہے۔ مربعہ ۱۵ میں اس وقت قابل کاشت زمین صرف ۳ ۱/۲ کیلے ہے۔ مربعہ ۴۹ میں ۴ کیلے زمین قابل کاشت ہے۔ اس کی قیمت موجودہ وقت میں ساڑھے سات ہزار ۷۵۰۰/- بنتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک گھر پختہ جس کی قیمت مبلغ ۱۶۰/- روپیہ ہے۔ کل میزان ۷۶۶۵/- روپیہ بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نوٹ:۔ اس وقت میرے ذمہ مبلغ دو ہزار ۲۰۰۰/- روپیہ قرضہ بھی ہے۔ جو کہ میں نے ادا کرنا ہے۔ العبد:۔ بشارت احمد بقلم خود چک کوٹ غلام محمد ۶۴۸ گ ب۔ گواہ شد:۔ سید ولائیت شاہ انسپکٹر وصایا حال چک ۶۴۸ گ ب کوٹ غلام محمد۔ گواہ شد محمد دین۔

علمائے کا بورڈ

(منقول از تنظیم پشاور ۲۰ جنوری ۱۹۵۳ء)

بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات میں ایک سفارش یہ بھی شامل ہے کہ مرکز اور صوبوں میں پانچ پانچ علماء کے بورڈ مقرر کئے جائیں جن کے سارے ممبر حکومت کے نامزد شدہ ہوں۔ ان علماء کے بورڈوں کا کام یہ ہوگا کہ جب کوئی قانون متعلقہ مجلس قانون ساز منظور کرلے تو اسے علماء کے بورڈ کے پاس بھیجا جائے گا تاکہ وہ اس بل پر نظر ثانی کرے کہ آیا وہ بل یا اس کا کوئی حصہ خلاف شرع تو نہیں۔ اگر بورڈ کے پانچوں ارکان کا متفقہ یہ فیصلہ ہو کہ وہ سارے کا سارا بل یا اس کا کوئی حصہ خلاف شرع ہے تو یہ بورڈ اس بل کو دوبارہ متعلقہ مجلس مقننہ میں بھیج دے گا۔ لیکن مجلس دستور ساز کی اکثریت اگر دوبارہ اس بل کو بغیر کسی ترمیم کے من وعن اسی شکل میں منظور کرلے تو اسے باقاعدہ قانونی شکل دیدی جائے گی اور بورڈ کے اس بل سے متعلق اختلاف رائے کو کوئی اہمیت حاصل نہ ہوگی۔ جب علماء کے ان نامزد بورڈوں کی یہ قدروقیمت ہو تو ایسے بورڈ کی تشکیل کی کوئی ضرورت نہیں۔ جو بجائے مفید ہونے کے یا موثر قانون سازی اور مفاد عامہ کے منافی ثابت ہو۔

حکومت کے نامزد علماء کا یہ بورڈ خواہ نہایت ہی جلیل القدر اور صاحب دیانت شخصیتوں پر مشتمل کیوں نہ ہو۔ لیکن نامزدگی کی صورت میں ان کی رائے آزادانہ نہیں ہوسکتی۔ پاکستان میں جہاں پہلے ہی مستند اور بلند پایہ علماء کی ازحد کمی ہے۔ ایسا ہونا اور زیادہ یقینی ہے۔ کیونکہ ایسے نامزد حضرات نہ اسلام کے ترجمان ہوسکیں گے اور نہ قوم کے نمائندے اور یہ علم وشریعت اسلامیہ کی توہین ہے کہ اس کے علمبردار کسی حاکم یا افسر کے اشارہ اور رضا کے تابع اور اس کے محتاج ہوں۔ ایسی صورت میں علماء کے سارے طبقہ کے معیار اخلاق اور خودداری کے پست ہوجائے اور علماء سوء کا غلبہ ہوجانے کا خطرہ یقینی ہے۔ اگر ہمارے علماء فی الحقیقت یہ چاہتے ہیں کہ ملک کا دستور اسلامی ہو اور اس سلسلہ میں انکی نگرانی کی ضرورت ہے تو صحیح صورت یہی ہے کہ وہ قوم کے ووٹوں سے منتخب ہوکر قانون ساز اداروں میں جائیں۔ اس طرح جو عالم ملت کا اعتماد حاصل نہ کرسکے تو اس کے لئے بورڈ کا نامزد ممبر بننا کسی لحاظ سے شایان شان نہیں اور نہ ہی یہ جمہوریت کے اصول اور تقاضوں کے مطابق ہے کہ نامزد حضرات ان کے حکمران بنیں۔

ایسے نامزد بورڈ سے یہ بھی خطرہ ہے کہ وہ برسر اقتدار بزرگوں کے غیر اسلامی اور غیر جمہوری افعال وحرکات کی بھی تائید کرکے ان کو "عین اسلامی" اور کئی مفید جمہوری اور حقیقی ضروریات اسلامی کی "غیر اسلامی" قرار دیدیں گے۔ ترکی کی خلافت عثمانیہ کی تاریخ اس خطرہ کی شاہد ہے۔ جب وہاں کا "شیخ الاسلام" سلطان وقت اور برطانوی حکومت کی مہر سمجھا جاتا تھا اسی لئے حضرت امام ابوحنیفہؒ ایسے فقہاء اور علماء کرام نے سرکاری نامزدگی کی سخت مخالفت کی ہے نیز یہ خطرہ بھی بجا ہے کہ علماء کے یہ نامزد بورڈ دور حاضرہ کے ملی تقاضوں سے باخبر نہ ہونے کے باعث کہیں مزدوروں۔ کسانوں۔ خواتین و معاشیات کے لئے ضروری قانونی اقدامات کی راہ میں رکاوٹ بننے کا باعث نہ ہو جائیں جبکہ سرمایہ دار، جاگیردار اور حکمران طبقوں کی ہمیشہ یہ خواہش اور کوشش ہوگی کہ ان کے مفاد پر اثر انداز ہونے والے جمہوری اقدامات کے سلسلہ میں بورڈ کی تائید انہیں حاصل ہو۔ حالانکہ عام بلوں کو تو خواہ وہ خلاف اسلام ہی کیوں نہ ہوں بورڈ کی متفقہ مخالفت کے باوجود مجلس دستور ساز انہیں متفقہ طور پر منظور کرکے قانون ملک بنانے کی مجاز رہے گی۔

لہٰذا اس امر کی ضمانت کے لئے کہ قوانین مملکت اصول اسلام کے خلاف نہ ہوں علماء کو عام انتخابات کے ذریعہ اسمبلیوں میں جائیں اور اسلامی ممالک کے اکابر علماء جو مستند دینی درسگاہوں کے فارغ التحصیل ہوں ایک کانفرنس بلاکر اسلامی اصولوں کو قانونی شکل دی جائے تاکہ مسلمان ججوں کو قانون کی جانچ کرنے میں مدد مل سکے۔

ولادت

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے ہاں تیسری بچی تولد ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالح اور عمر دراز کرے۔ آمین

قاضی رشیدالدین واقف زندگی

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں:۔

احرار اور مرزائیت کا ہوّا

(منقول از ہفت روزہ "نگار زمانہ لاہور" ۱۸ جنوری ۱۹۵۳ء)

ترجمانِ احرار اخبار آزاد (۹ جنوری ۱۹۵۳ء) نے "مقدمہ سازش راولپنڈی" پر گوہر افشانی کرتے ہوئے اس سازش کو "مرزائیوں کا ناپاک گٹھ جوڑ" قرار دیا ہے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ احرار بزرگوں کو ہر معاملہ میں "مرزائیت" کو گھسیٹنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ بارش وقت پر نہ ہوئی۔ یا اناج مہنگا ہو گیا۔ تو احرار بزرگوں نے بھانپ لیا۔ کہ یہ مصیبت مرزائیت کے مخصوص معتقدات کی وجہ سے ہی ملک پر نازل ہوئی ہے۔ کہیں سیلاب آئے۔ تو احرار اکابر کو اس کی تہ میں بھی مرزائیت کی بڑھتی ہوئی رَو نظر آتی ہے۔ اگر کسی جگہ راشن کی باضابطہ تقسیم کے ضمن میں مرزائیوں کو بھی حکومت کا مقرر کردہ "کوٹا" ملنے کی بھنک کان میں پڑ جائے۔ تو احرار بزرگ بے اختیار چیخ اٹھتے ہیں۔ کہ مرزائیوں کو گندم کا کوٹا دے کر حکومت نے مسلمانوں پر ایک بھیانک ظلم کیا ہے۔ غرضیکہ بات بات میں مٹھی بھر مرزائیوں کو ایک "روائتی ہوّا" کی صورت میں پیش کرنا احرار بزرگوں نے اپنا وطیرہ بنالیا ہے۔

قیام پاکستان کے بعد "پوزیشن کی بحالی" کے لئے "مرزائیت کا ہوّا" احرار لیڈروں نے بھولے بھالے مسلمانوں کو ڈرانے کے لئے اپنی زنبیل میں چھپا رکھا ہے۔ جب کسی واقفِ حال سے سنتے ہیں۔ کہ یہ احرار بزرگ وہی "اینٹی پاکستان" لیڈر ہیں۔ جو مسلم لیگ کو "سانپ" اور حضرت قائدِ اعظم کو "سپیرا" اور پاکستان کو "پلیدستان" قرار دیا کرتے تھے۔ تو احرار بزرگ فوراً اپنی زنبیل سے "مرزائیت کا ہوّا" نکال کر فرماتے ہیں۔ "میاں یہ اختلاف رائے کی باتیں چھوڑو۔ وہ دیکھو تو مرزائی دوکان پر بیٹھا سودا دے رہا ہے۔ مرزائی نوکری کر رہا ہے۔ مرزائی راشن ڈپو سے آٹے کا کوٹا لے رہا ہے۔ مرزائی بچوں کو قرآن پڑھا رہا ہے۔ تمہیں یہ خطرناک سازشیں نظر نہیں آتیں۔ جو تمہیں تباہی کی طرف لے جا رہی ہیں۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ مرزائیوں کی چالوں سے ہوشیار ہو جاؤ۔ اس پر ــــ "مرزائیت مردہ باد"۔ "مجلس عمل زندہ باد" کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں "مرزائیت کا ہوّا" احرار بزرگوں کی گلو خلاصی کا موجب بنتا ہے۔ مقدمہ سازش کے فیصلہ پر "یہ ہوّا" پھر زنبیل سے نکل آیا۔ اور "مرزائیوں کے ناپاک گٹھ جوڑ" کی خبر لایا ہے۔

اس مقدمہ کے سزا پانے والے چودہ ملزموں میں سے تیرہ ملزموں کو چار سے بارہ سال تک سزائے قید دی گئی ہے۔ یہ تیرہ ملزم اکثر و بیشتر عقیدتاً سنی المذہب مسلمان ہیں۔ ایک صاحب مشہور شیعہ لیڈر جسٹس سر وزیر حسن مرحوم کے فرزند ہیں۔ اور ایک سابق میجر جنرل نذیر احمد مرزائی ہیں۔ جنہیں صرف چند سال کی قید کی سزا دی گئی ہے۔ بقول معاصر آزاد "چونکہ مقدمہ کی کارروائی کو پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ سازش کی نوعیت کیا تھی۔" لیکن چار سے بارہ سال قید با مشقت کی سزا پانے والے سنی المذہب مسلمان ملزموں کے مقابلہ میں چند لمبے سزا پانے والے کو "مرزائیوں کا گٹھ جوڑ" قرار دینا یقیناً ایک ایسی ذہنیت کو ظاہر کرتا ہے جو ملک کے خالصتاً سیاسی معاملات کو بھی مذہبی رنگ دے کر فرقہ وارانہ منافرت انگیزی میں اپنی ردیلی مصلحتیں پنہاں دیکھتی ہے۔

اس لحاظ سے اگر ملزموں کے مذہبی خیالات سے اس سازش کو وابستہ کرنا جائز ہے تو یہ سازش مرزائیوں کے ناپاک گٹھ جوڑ کی بجائے سُنی المذہب احرار کے بھائی بندوں کا گٹھ جوڑ کیوں نہیں؟

باایں ہمہ اس سازش کو احرار بزرگ اگر "مرزائیوں کا گٹھ جوڑ" قرار دینے پر ہی مصر ہوں۔ تو یہی بزرگ احرار لیڈر (مجاہد ملت ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری ایڈیٹر آزاد) ذرا اپنی اس تقریر پر بھی نظر فرمالیں۔ جو اس سازش کے انکشاف کے ابتدائی دنوں میں جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور کے سالانہ جلسے کے موقعہ پر یوں ارشاد فرمائی تھی کہ

"پچھلے دنوں ایک ہولناک سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ سازش قابل مذمت ہے۔ لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ ایسی سازش کیوں کی گئی۔ اگر ہم ذرا بھی غور کریں تو ہمیں بآسانی معلوم ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ یہی ہے کہ لوگوں سے جو وعدے کئے گئے تھے وہ پورے نہیں کئے گئے۔

عوام کے روٹی کپڑے کا خاطر خواہ بندوبست نہیں ہوا۔

حکومت اگر ایسی سازشوں کا راستہ بند کرنا چاہتی ہے اور چاہتی ہے کہ ملک میں ہر طرح امن و امان قائم رہے تو پھر اسکو چاہیئے کہ وہ ان تمام وعدوں کو پورا کرے۔ جو قیام پاکستان سے قبل کئے گئے تھے۔"

(روز نامہ مغربی پاکستان لاہور ۱۲ اپریل ۱۹۵۲ء جلد ۵ نمبر ۹۱)

ناظرین غور فرمائیں کہ یہ "زعیم ملت" کل تک تو ابر بہار کی طرح گرج گرج کر فرما رہے تھے کہ "سوچنے والی بات یہ ہے کہ یہ سازش کیوں ہوئی"؟ اسلئے کہ ۱۔ "جو وعدے لوگوں سے کئے گئے تھے۔ وہ پورے نہیں ہوسکے"!

۲۔ "عوام کے روٹی کپڑے کا خاطر خواہ بندوبست نہیں ہوا۔ لیکن آج یہی بزرگ زعیم احرار تاجِ ملت ماسٹر صاحب

؎ بہ یک گردشِ فلک نیلوفری

نئے روپ میں اپنی زنبیل سے "مرزائیت کا ہوّا" دکھاتے ہوئے اس سازش کو مرزائیوں کا گٹھ جوڑ قرار دیتے ہیں۔ کیا ماسٹر تاج الدین صاحب سے ان کا کوئی شاگرد یہ پوچھنے والا نہیں کہ ماسٹر جی! جس چیز کو کل آپ "عوام کے روٹی کپڑے کی فکر میں کوتاہی اور عوام سے کئے گئے وعدوں کی عدم ایفائی کا سبب" ظاہر فرماتے تھے۔ آج وہ آپ کو مرزائیوں کا گٹھ جوڑ کیوں نظر آرہی ہے۔

آخر عوام کی روٹی کپڑے کا فکر ناپاک سازشوں میں پنہاں دیکھنے والی روشن آنکھ اتنی جلدی نزول الماء کا شکار کیوں ہو گئی۔؟

اس مسئلہ پر قلم اٹھانے کی ہمیں کچھ ضرورت نہ تھی اگر ہم یہ محسوس نہ کرتے کہ ملت کے اتحاد کے لئے یہ ذہنیت از حد خطرناک ہے

بہی خواہان ملت غور فرمائیں کہ اگر سیاسی معاملات میں یوں مذہبی منافرت پھیلانے کا راستہ کھلا ہے تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ ملت کے ہر فرقہ اور ہر گروہ کے کسی فرد کی انفرادی لغزش کو اس کی جماعت یا فرقہ کی طرف منسوب کرنا یقیناً شرارت کا ایک نیا دروازہ کھولنے کے مترادف ہے۔ جو ملک و ملت کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

ب ــــ خرطوم ۲۲ جنوری حکومت سوڈان نے عملے اور عہدوں میں ان تبدیلیوں کا اعلان کیا ہے۔ جو خود مختار حکومت کے قانون پر عملدرآمد کے سلسلے میں کی جائینگی سول سیکرٹری کا عہدہ ختم کر دیا جائے گا اور اس محکمے کا کام دو عہدیداروں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ اور دوسرا امور خارجہ میں گورنر جنرل کا مشیر ہو گا۔

ــــ (استار) ــــ

"اردو ادب کے موجودہ میلانات"

تعلیم الاسلام کالج میں مقالہ

۲۴ جنوری کو بروز ہفتہ سوا دو بجے بعد دوپہر تعلیم الاسلام کالج میں بزم اردو کے زیر اہتمام ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی سینئر لیکچرر شعبۂ اردو پنجاب یونیورسٹی

"اردو ادب کے موجودہ میلانات"

پر مقالہ پڑھیں گے۔ جناب میاں بشیر احمد ایم۔ اے (آکسن) سابق سفیر پاکستان متعینہ ترکی انشاءاللہ صدارت فرمائیں گے۔ ارباب ذوق سے شرکت کی التماس ہے۔ (معتمد بزم اردو)